Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ — قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۵ شعبان ۱۳۹۵ھ ۳ تبوک ۱۳۵۴ہش ۳ ستمبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۰۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادتمند ہے

اِنسان کو چاہیئے کہ مصیبت میں بددماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے

"رعایت اسباب ہماری اسلامی شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی وید یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دُعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا۔ خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہوا۔ اِسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اِس دُنیا سے چل دیئے۔

اِس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی حقیقت کھول دی اور ان کی بے حیائی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھا دیا۔ جس قسم کا دعویٰ کیا اسی دعویٰ میں پست اور ذلیل ہوئے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان کو کسی قسم کا دعویٰ سزاوار نہیں۔ ہمارے والد صاحب مرحوم بھی مشہور طبیب تھے جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرّف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادتمند ہے۔ انسان مصیبت میں بددماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یک دفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے۔ کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے۔ کون اِن بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ چکتا کہ بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ ۲۵۲، صـ ۲۵۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال بغرض طبّی معائنہ و علاج لندن میں قیام فرما ہیں۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت دے۔ ہر آن حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور پوری طرح صحتیاب ہو کر بخیریت ہمارے درمیان واپس تشریف لائیں۔ آمین

ربوہ ۳ تبوک۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال بغرض علاج لاہور میں قیام فرما ہیں۔ آپ کی طبیعت کچھ عرصہ سے ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب بھی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور اِن دنوں کراچی میں زیرِ علاج ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مبلغ ٹبورا مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور دردِ گردہ کی وجہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(نائب وکیل التبشیر)

سالانہ تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ

حسبِ منظوری محترم قائمقام صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۷۵ء کو مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ کا ایک روزہ تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز کی طرف سے بزرگان بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ ضلع شیخوپورہ کے انصار سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اِس اجتماع میں شمولیت فرمائیں۔ اس کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام و اطفال کے مرکزی سالانہ اجتماعات مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء منعقد ہو رہے ہیں۔ خدام و اطفال کثرت سے شرکت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک میں ہمارے لئے یہ موقعہ عطا کیا جاتا ہے

کہ

ہم اپنے نفس کو اور اپنے جذبات و خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالیں

ایسا کرنے کے نتیجہ میں پہلے اسرارِ روحانی کو سمجھنے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اور بالآخر اللہ تعالیٰ خود ہمارا معلّم بن جاتا ہے

قرآن کریم کی ایک آیت کی پُرمعارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ فتح ۱۳۴۷ ہش (۶ دسمبر ۱۹۶۸ء) بمقام ربوہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل قرآنی آیت کی تلاوت فرمائی:-

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ۔ (بقرہ آیت ۱۸۶)

اس کے بعد فرمایا:-

رمضان کے مہینہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ

ہم قرآن کریم کی تین اصولی برکات

سے مستفید ہونے کی انتہائی کوشش کریں۔ ایک تو احکامِ شریعت سامنے لائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی ان راہوں پر چلنے کی اپنی طرف سے ہی ہمیں توفیق عطا کرے کہ اس کی توفیق کے بغیر تو انسان کچھ نہیں کر سکتا اس کے متعلق مختصراً ہی میں نے گزشتہ جمعہ کچھ بیان کیا تھا۔

آج میں بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی دوسری برکت جس کا ذکر اس نے اس آیت میں کیا ہے یہ بیان کی ہے کہ قرآن کریم صرف ہدایت کی راہ ہی نہیں بتاتا بلکہ حکمت بھی بتاتا ہے اور دلائل بھی دیتا ہے اور ان ہدایت کی راہوں سے جو چیزیں یا ماحول کے جو دباؤ دُور لے جانے والے ہیں ان پر بھی روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں ان غلط راہوں کے فساد پر آگاہ کرتا ہے۔ اور جو نیکیاں ہیں ان کو بھی بیان کرتا ہے۔ اصولاً تو وہ ایک ہی ہیں لیکن حالات اور زمانہ کے لحاظ سے عملی مصالح بھی بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً جس وقت منکرِ اسلام نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا اس وقت ایک مسلمان کی ذمہ داریاں کچھ اور تھیں۔ اور جب اس میں ناکام ہو کر ہر قسم کے دجل کے حربوں کو اسلام کے خلاف استعمال کیا گیا تو اسی وقت ایک مسلمان کی ذمہ داریاں پہلی ذمہ داریوں سے مختلف ہو گئیں۔ گو اصولی طور پر ان کی ایک ہی ذمہ داری رہی کہ اپنا سب کچھ قربان کر کے اسلام کا دفاع اور اسلام کو غالب کرنے کی کوشش کرنا ہے اور یہ اصولی ذمہ داری ہے۔ لیکن ایک زمانہ میں اس اصولی ذمہ داری کی کچھ اور شکل تھی اور دوسرے زمانہ میں اس اصولی ذمہ داری کی شکل کچھ اور بن گئی۔ غرض قرآن کریم نے اپنے احکام کی حکمت اور دلائل بیان کئے ہیں۔ قرآن کریم کے اسی فقرہ یا اسی حصہ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اور اس کے معنی بیان کرتے ہوئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"کہ قرآن کریم جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا لیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر ایک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقینِ کامل اور معرفتِ تام تک پہنچاتا ہے اور جو جو خرابیاں اور ناپاکیاں اور خلل اور فساد لوگوں کے عقائد اور اعمال اور اقوال اور افعال میں پڑے ہوئے ہیں ان تمام مفاسد کو روشن براہین سے دُور کرتا ہے۔"

پھر اسی تسلسل میں آگے جا کر اصولی طور پر آپ نے بیان کیا:-

"بینائی دل اور بصیرتِ قلبی کے لئے ایک آفتابِ چشم افروز ہے اور عقل کے اجمال کو تفصیل دینے والا اور اس کے نقصان کا جبر کرنیوالا ہے۔" (براہینِ احمدیہ صفحہ ۹۲)

اور اس آیت کے ایک معنی یہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں بیان کئے ہیں کہ قرآن کریم ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اپنے احکام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی حکمتیں اور اس زمانہ کے فساد کو دُور کرنے کے لئے جن دلائل کی ضرورت تھی وہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ کھڑے کئے جاتے ہیں جنہیں یہ دلائل سکھائے جاتے ہیں۔ بس اس برکت سے حصہ لینے کے لئے انتہائی جہاد تزکیہ النفس کے حصول کے لئے اور

نہایت متضرعانہ دُعائیں

اس مجاہدہ کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں۔ کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ فضل نہ کرے۔ کوئی شخص اپنی طاقت یا زور یا علم یا فراست یا عقل سے خدا کی نگاہ میں اپنے آپ کو پاک اور مطہر نہیں بنا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے اور جو اسکے فضل سے طہارت اور تزکیہ کے نہایت ہی اعلیٰ مقام کو حاصل کر لیتے ہیں اور ان پر قرآنی انوار اور قرآنی اسرار اور قرآنی معارف کے دروازے کچھ اس طرح کھولے جاتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک خارق عادت حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ مَیں حضور کا ایک اقتباس اسوقت پڑھونگا لیکن اسکے پڑھنے سے قبل مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآنِ کریم نے خود اس مضمون کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ (سورۃ الانعام آیت ۱۰۶)

یعنی ہم نے قرآن کریم کی آیتوں کو کئی طرح پھیر پھیر کے دنیا کے سامنے رکھا ہے ایک نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ تو اس طرح ہے کہ مختلف طبائع کو اپیل کرنے والی جو باتیں تھیں وہ مختلف طبائع کے لحاظ سے قرآنِ کریم نے بیان کر دیں تاکہ کوئی طبیعت خدا کے حضور یہ نہ کہے کہ میری فطرت کو تو تُو نے ایسا پیدا کیا تھا لیکن اس کے مطابق مجھے دلیل نہیں دی گئی۔ اور ایک یہ ہے کہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سے نئے سے نئے دلائل اور نئے سے نئے حجج اور براہین لوگوں کو بتاتا رہتا ہے۔ اور جن کو وہ (دلائل) اور براہین سکھاتا ہے انہیں آنحضرت صلعم کے طفیل ظلّی طور پر معلّم بنا دیتا ہے اور اس معلّم کا کام یہ ہے کہ دَرَسْتَ تو لوگوں کو سکھلا دے، انکے سامنے بیان کر دے۔ لیکن صرف یہ درس کافی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ درس کے علاوہ ایک اور سلسلہ ہم نے یہ جاری کیا ہے کہ ایسے

علماء ربّانی پیدا ہوتے رہتے ہیں

جو اللہ تعالیٰ کی خشیت سے معمور اور اس کے تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہوتے ہیں۔ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اللہ تعالیٰ ایسے علماء کی جماعت کیلئے قرآنی آیات کو کھول کر بیان کر دیتا ہے۔ وہ مطہر نفس دُنیا میں آکر قرآن کریم کے اسرار کو حاصل کرتے اور پھر ان کا درس دیتے ہیں۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل ظلّ ہیں، احکامِ قرآنی کو کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پس معلّم تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ لیکن اس دُنیا میں اگر کوئی کامل ظلّ معلّم کی حیثیت میں پیدا ہُوا۔ تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (جمعہ آیت ۳)

کہ اللہ تعالیٰ نے ایک اَن پڑھ قوم میں انہی میں سے ایک فرد کو رسول بنا کر بھیجا ہے جو رسالت کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہے يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وہ تمام احکامِ شریعت اُن کے اوپر پڑھتا ہے۔ جس بات کا هُدًى لِّلنَّاسِ کے ساتھ تعلّق ہے اس کو وہ کھول کر ان کو بتاتا ہے۔ قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ

رمضان کے مہینہ میں

روزے رکھو۔ دوسری شرائط کو پورا کرو۔ شور و غوغا نہ کرو۔ گالیاں نہیں دینی۔ اپنی پُوری توجہ قرآنِ کریم اور اس کی برکات کے حصول کی طرف پھیرنی ہے۔ اپنے نفس کو (اس ماہ میں خصوصاً) مارنے کی کوشش کرنی ہے اور اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں جس مقام کا ذکر ہے اپنی استعداد کے مطابق اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے وَيُزَكِّيْهِمْ۔ پھر اپنی قوّتِ قدسیہ کے نتیجہ میں وہ ان کے نفوس میں بھی تزکیۂ نفس پیدا کرتا ہے جب یہ تزکیۂ نفس پیدا ہو جاتا ہے یعنی آپؐ کی قوّتِ قدسیہ سے فائدہ اُٹھا کر اور آپؐ کے اُسوہ پر عمل کر کے انسان خدا کی نگاہ میں محبوب اور پیارا اور مطہر بن جاتا ہے تو پھر وہ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کے اسرارِ روحانی انکو سکھاتا ہے وَالْحِكْمَةَ اور اس قرآنِ عظیم کی حکمت کی باتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل اُن پر ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کامل اور مکمل ظلّی معلّم کے فیوض جاری ہوتے ہیں اور قیامت تک ایسے لوگ آپؐ کے فیض کے نتیجہ میں پیدا ہوتے رہیں گے۔ جس طرح آپؐ ہی کے فیض کے نتیجہ میں آپؐ سے قبل آدم سے لے کر آپؐ کے زمانہ تک خدا تعالیٰ کے مقرب پیدا ہوتے رہے۔ غرض اس آیت میں یہ اشارہ بھی ہے کہ تزکیۂ نفس کے بعد تعلیم الکتاب کا امکان پیدا ہوتا ہے اس کے بغیر نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

کہ جو شخص یا جو اشخاص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی کامل اتباع کرتے ہوئے قرآنِ کریم کے جُوئے کے آگے اپنی گردن رکھ دیتے ہیں اور اپنے نفس کو کلّی طور پر فنا کر کے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم میں اور آپؐ کے طفیل اللہ تعالیٰ میں گُم اور فنا ہو جاتے ہیں۔ وہ قرآن کریم کی اس برکت سے ایک کامل اور مکمل حصّہ پاتے ہیں۔ آپؐ قرآنِ کریم کی برکات اور اس کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے کہ جو قرآن کریم کے متبعین پر مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"از اں جملہ علوم و معارف ہیں جو کامل متبعین کو خوانِ نعمت فرقانیہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب انسان فرقان مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلّی حوالہ کر دیتا ہے، اور کامل محبّت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے اور کوئی اعراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا۔ تب اس کی نظر اور فکر کو حضرتِ فیاضِ مطلق کی طرف سے ایک نُور عطا کیا جاتا ہے اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے جس سے عجیب و غریب لطائف اور نکاتِ علمِ الٰہی کے جو کلامِ الٰہی میں پوشیدہ ہیں کھلتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۴۵ حاشیہ در حاشیہ ۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"سو جو علوم و معارف و دقائق حقائق و لطائف و نکات و ادلّہ و براہین ان کو سُوجھتے ہیں وہ اپنی کمیّت اور کیفیّت میں ایسے مرتبہ کاملہ پر واقع ہوتے ہیں کہ جو خارق عادت ہے اور جس کا موازنہ اور مقابلہ دوسرے لوگوں سے ممکن نہیں کیونکہ وہ اپنے آپ ہی نہیں بلکہ تفہیم

غلبی اور تائید صمدی ان کی پیش رو ہوتی ہے اور اسی تفہیم کی طاقت سے وہ اسرار اور انوارِ قرآنی ان پر کھلتے ہیں کہ جو صرف عقل کی دُود آمیز روشنی سے کھل نہیں سکتے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۷ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

یہ علامتیں

قرآن شریف کے کامل تابعین میں اکمل اور اتم طور پہ پائی جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو قرآن کریم کی اتباع میں کوشاں رہتے ہیں لیکن اپنی استعداد یا اپنے مجاہدہ کی کمزوری کے نتیجہ میں کامل تابعین کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتے یا انہوں نے ابھی تک حاصل نہیں کیا اُن پہ قرآنِ کریم کی یہ علامتیں اکمل اور اتم طور پہ نازل نہیں ہو سکتیں لیکن اپنی اپنی کوشش اور استعداد کے مطابق قرآن کریم کے انعامات اور اس کے فضلوں کی یہ علامتیں ان پہ بھی نازل ہوتی ہیں۔ کیونکہ صرف یہ تو نہیں کہ ایک بلند تر مقام تو ایک مسلمان کو مل سکتا ہے اور اس کے نچلے مقام اس کو نہیں مل سکتے۔ یہ بات خلافِ عقل ہے ہر شخص اپنی اپنی استعداد (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے استعداد کے متعلق بھی بڑے عجیب اور لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی ہے) کے مطابق اور اپنی مخلصانہ اور مقبول کوششوں کے نتیجہ میں ان فیوض سے حصہ پا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں رکھے ہیں۔

مَیں نے سوچا کہ سب سے کم حصّہ جو ایک مسلمان خدا تعالیٰ کے اس عظیم قرآن کے فیوض سے حاصل کر سکتا ہے وہ اس قسم کی عقل ہے کہ وہ دُوسروں کے بیان کردہ اسرار رُوحانی کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ یہ پہلا مرحلہ ہے یعنی ابھی اس کو وہ مقام تو حاصل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود اس پہ اسرارِ قرآنی ظاہر کرے اور انوارِ قرآنی سے اسے منور کرے لیکن وہ اتنی عقل دے دیتا ہے کہ جن پر اسرار و انوار قرآنی بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں ان کے بیان کردہ اسرارِ قرآنی کو ان کے مُنہ سے سُننے یا اُن کی کتابوں سے پڑھنے کے بعد وہ سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے کہتے ہیں۔ نقل را عقل باید۔ ہر شخص اس قابل نہیں ہوتا کہ اسرارِ رُوحانی کو خواہ وہ بڑی وضاحت سے بیان کئے گئے ہوں سمجھ سکے۔ مثلاً جو شخص متوجہ ہی نہیں جس کی توجہ بہک جاتی ہے وہ آدھی بات سُنتا ہے اور آدھی سُنتا ہی نہیں وہ سمجھے گا کیسے۔ مَیں نے یہ ایک موٹی مثال دی ہے جس کو بچے بھی سمجھ جائیں گے۔ غرض کم سے کم فیض جو انسان حاصل کر سکتا ہے وہ وہ عقلِ سلیم جس کی نقل کے وقت بھی انسان کو ضرورت پڑتی ہے یعنی ایسے ماہر اور صلحاء اور علماء ربانی جو خدا تعالیٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے طفیل علوم قرآنی حاصل کر کے انہیں دُوسروں تک پہنچاتے ہیں ان علوم کو ایسے لوگ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

علوم کا ایک خزانہ

قرآنِ کریم سے نکال کر دُنیا کے سامنے رکھا ہے لیکن ابھی ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ان علوم کو سمجھنے کے قابل ہے۔ بعض دفعہ انسان کا دماغ یہ دیکھ کر چکرا جاتا ہے کہ اتنی حکمت کی باتیں ہیں غیر ان کو سمجھتے کیوں نہیں۔ ان علوم سے قرآن کریم کی شان بلند ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور آپ کی برکتیں سامنے آجاتی ہیں۔ غرض انمول جواہر اور ہیرے ہیں جو آپ کی کتب میں موجود ہیں لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کتنے ہیں جو انہیں سمجھ سکیں۔

غرض کم سے کم مقام دُوسروں کے بتائے ہوئے ہدایت کے دلائل اور حکمتوں کو سمجھنے کا ہے اور بڑے سے بڑا اور بلند تر مقام وہ خارق عادت مقام ہے کہ جس کے ساتھ کوئی اور مقابلہ نہیں کر سکتا اور ان دو مقامات کے درمیان بے شمار مقامات ہیں جو ہم حاصل کر سکتے ہیں اور ان سے آگے ترقی کر سکتے ہیں۔ آج ہم نے ایک مقام کو حاصل کیا تو کل دوسرے مقام کو حاصل کر لیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ میں بیان کیا ہے کہ رمضان کے مہینہ میں تمہارے لئے ایک موقع عطا کیا گیا ہے کہ تم اپنے نفس کو جذبات اور خواہشات کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی عادت ڈالو اور تکالیف برداشت کرنے کا اپنے جسموں کو عادی بناؤ۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی قربانی ہم سے چاہتا ہے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے بعد تو درحقیقت انسان کا کچھ اپنا رہتا ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

مَیں نے تمہیں ایک مہینہ ایسا عطا کیا ہے

جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر بھُوکے رہو، جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر نیند کم کر لو، جس میں مَیں نے کہا ہے کہ تم میری خاطر اپنا بہت کچھ چھوڑ دو۔ تم اپنی خواہشات کو چھوڑ دو۔ تم نیکیاں کرو۔ اپنے اموال میں سے اور اپنے اوقات میں سے کچھ میری راہ میں دو۔ تم میرے قریب تر آنے کی کوشش کرو تاکہ میرے ساتھ تمہارا اس قسم کا تعلق پیدا ہو جائے کہ تم نہ صرف یہ کہ دُوسروں کی باتیں سمجھنے لگ جاؤ جو مَیں ان کو معلّم حقیقی کی حیثیت سے بتاتا اور پڑھاتا ہوں بلکہ تم خود میرے شاگرد بن جاؤ چاہے پہلی جماعت کے شاگرد ہی سہی لیکن میرے شاگرد بن جاؤ۔ اور اگر اس میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر تم میری دی ہوئی توفیق سے دوسری جماعت میں بھی ہو جاؤ گے اور اس کے بعد پھر تیسری جماعت میں ہو جاؤ گے پھر کچھ عرصہ بعد تم ایم اے تک پہنچ جاؤ گے پھر تم ڈاکٹریٹ اور پوسٹ ڈاکٹریٹ کے مقام تک پہنچ جاؤ گے۔ مادی دُنیا میں بھی علمی تحقیق کا دروازہ ہمیشہ کُھلا رہتا ہے اور جس کتابِ عظیم میں جس کتابِ حکیم میں اور جس فرقان میں نہ ختم ہونے والے خزانے پائے جاتے ہیں اس کے متعلق بھی تحقیق کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا وہ کھلا رہتا ہے۔ وہ لوگ جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کا مقام ارفع اور اعلیٰ ہے اور کامل اتباع کے نتیجہ میں کامل معرفت انہیں عطا کی جاتی ہے۔ ان پر بھی مزید ترقیات کے دروازے بند نہیں ہوتے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ سیکھتے چلے جاتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

ماہ رمضان ترقیات حاصل کرنے کا ایک موقعہ بہم پہنچاتا ہے

اس کو گنواؤ مت اگر تم رمضان کی عبادات خلوص نیت کے ساتھ اور میری بتائی ہوئی شرائط کے ساتھ ادا کرو گے تو تم میرے سکول میں، میرے مدرسہ میں داخل ہو جاؤ گے جہاں صرف درس نہیں ہوگا بلکہ وہاں بیان بھی ہوگا۔ وہاں دو کلاسیں ہوں گی ایک درس ہوگا یعنی جو دوسروں نے سیکھا وہ تم سمجھنے لگ جاؤ گے اور ایک بیان کی کلاس ہوگی کہ مَیں تمہیں خود سکھاؤں گا۔ مَیں خود تمہارا معلّم بن جاؤں گا اور کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ خود سکھانا شروع کر دے۔ پس رمضان کی اس برکت سے بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور میری خواہشات کو پورا کرے اور وہ خود ہمارا معلّم بنے ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہیز اور مہر کے متعلق اسلامی نظریہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

ان دنوں اخبارات میں جہیز کے بارے میں خاصی بحث جاری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس بارے میں کوئی باقاعدہ قانون بنایا جائے۔ جہاں تک لڑکے والوں کی لڑکی والوں سے جہیز کے مطالبہ کا سوال ہے یہ بلاشبہ یہ مطالبہ غیر مناسب غیر فطری اور غیر اسلامی ہے۔ لیکن جہاں تک ماں باپ کا اپنی لخت جگر کو رخصتانہ کے وقت اپنی توفیق کے مطابق کچھ سازوسامان دینے کا سوال ہے۔ یہ ایک طبعی جذبہ ہے یہ پدرانہ یا مادرانہ محبت کا اظہار ہے۔ اس کی قابل اعتراض صورت تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ناجائز مطالبات ہوں یا نمود و نمائش کی خاطر ماں باپ حد سے بڑھ کر تجاوز کریں اور ناقابل برداشت حد کے نیچے دب جائیں۔ اسلام دین فطرت ہے وہ اسراف سے ہر حال میں منع کرتا ہے۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا نامناسب ہے۔

اسلام نے نکاح اور شادی کے لئے مہر کو لازمی قرار دیا ہے۔ یہ مہر واجب الادا ہوتا ہے اور خاوند کی مالی حیثیت اور آمد کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کے بارے میں عوام میں دو غلط فہمیاں ہیں اول تو یہ کہ ۳۲ روپے کوئی شرعی مہر مقرر ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ قرآن مجید سے ثابت ہے کہ مہر خاوند کی حیثیت کے مطابق بڑی سے بڑی رقم میں بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ مہر کی تعداد اور رقم کے بارے میں بعض دفعہ خاوند ریا اور دکھاوے کے طور پر اپنی طاقت سے زیادہ رقم باندھ دیتا ہے یا لڑکی والے خاوند کی حیثیت سے بڑھ کر رقم کا مہر باندھنا ضروری قرار دیتے ہیں اور اس کو خاندانی اعزاز سمجھتے ہیں یہ افراط و تفریط کی راہیں ہیں بہترین طریق اعتدال کا طریق ہے یعنی خاوند کی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کیا جائے۔

مہر کے بارے میں دوسری بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ اس کا ادا کرنا ضروری نہیں عام طور پر دیہات میں تو مرتے وقت معاف کرنے کا طریق درج ہے جو سراسر نامناسب ہے۔

شریعت کی رو سے مہر واجب الادا فرض ہے۔ جس کی ادائیگی ضروری ہے زندگی میں ادا نہ ہو تو متوفی خاوند کے ترکہ سے دیگر قرضوں کی طرح ادا ہوگا۔

اگر مسلمان شریعت کے مطابق مہر کی ادائیگی کو لازم سمجھیں تو ریا اور نمود و نمائش کے مہر نہ باندھے جائیں گے بلکہ مہر کی وہی رقم مقرر کی جائے گی جس کی ادائیگی ہو سکے گی اور ادائیگی کو ضروری سمجھا جائے گا۔

اس وقت معاشرہ میں جہیز اور مہر کے بارے میں بالکل غلط روش اختیار کی جا رہی ہے۔ جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو مطالبہ ناجائز ہے اور مہر ادا نہیں کیا جاتا۔ جس کا ادا کرنا فرض ہے ضرورت ہے کہ ان دونوں کے بارے میں اسلامی طریق اختیار کیا جائے جہیز کا لڑکی والوں سے کوئی مطالبہ نہ کیا جائے اور بیویوں کے لئے خاوند اپنی مالی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کریں اور اس کی ادائیگی کو اپنے اوپر واجب سمجھیں اور اپنی استطاعت کی ابتدائی فرصت میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خاوندوں کے ذہن میں یہ تصور تک بھی نہ آنا چاہئے کہ انہوں نے اپنی بیویوں سے مہر کی رقم معاف کروانی ہے۔

اس کو تفریح میں عرب ممالک کے ایک مستحسن طریق کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ نکاح کے وقت مہر مناسب اور موزوں مقرر کیا جاتا ہے خاوند کی مالی حالت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ زفاف یا رخصتانہ سے پہلے خاوند مہر کی کل رقم لڑکی والوں کو مہر کے طور پر ادا کر دیتا ہے اور لڑکی والے بالعموم اسی رقم سے یا کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ اس رقم سے لڑکی کے گھر کا سامان تیار کرتے ہیں اس کے لباس وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ اور مکان کی آرائش کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رخصتانہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں خاوند کی طرف سے مہر ادا ہو گیا اور بیوی کے لئے سامان تیار ہو گیا۔ اس طریق میں کئی خوبیاں ہیں اور ممکن ہے کہ بعض دقتیں بھی ہوں۔ ہر ملک کا علیحدہ علیحدہ رواج ہوتا ہے مگر یہ بات بلاشبہ درست ہے کہ اس طریق سے جہیز کا مطالبہ کا تصور ختم ہو جاتا ہے اور مہر کے ادا نہ کرنے یا معاف کرا لینے کا تخیل بھی باطل ہو جاتا ہے۔

جن خاندانوں میں جہیز کی نمائش کی جاتی ہے ان میں جہیز کے لئے مطالبہ کی راہ کھل جاتی ہے اور پھر باہم مقابلہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اس سے خاندانوں کے لئے مشکلات کے دروازے کھلتے ہیں اور تباہی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اب حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ حکومتیں اس تکلیف دہ حالت کا تدارک کرنے کے لئے فکر مند ہو رہی ہیں۔

مہر کی رقم معین کرنے کے لئے بھی معقول طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ میں عموماً خاوند کی چھ ماہ سے لے کر ایک سال تک کی آمدنی کو مہر کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے بعض دفعہ خاوند کے مستقبل کے شاندار حالات کے پیش نظر اس میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے مگر عمومی طریق عمل یہی ہے۔

پس مسلم معاشرہ میں ان معاملات کا صحیح طور پر اجراء ضروری ہے

اول یہ کہ جہیز کا مطالبہ ہرگز نہ ہو۔ ماں باپ محبت کے طور پر اپنی بچی کو جہیز اور تحائف دے کر رخصت کریں تو وہ ان کی استطاعت سے بڑھ کر ہرگز نہ ہوں اور نہ ان کی زیر باری کا موجب ہوں

دوم۔ مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہو اور ضرور ادا کیا جائے کوئی خاوند بیوی سے مہر معاف کروانے کا تصور بھی دماغ میں نہ لائے۔ بلکہ مہر کو ایک ضروری قرض سمجھا جائے اور جس قدر جلد ممکن ہو ادا کرنا فرض سمجھا جائے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اسلامی معاشرہ کے قیام میں نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھم آمین

جہیز اور بری کی رسوم

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس میں شبہ نہیں کہ جہیز اور بری کی رسوم بہت بری ہیں اس لئے جتنی جلدی ممکن ہو ان کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے ۔۔۔ ایسی وبا اور مصیبت جو گھروں کو تباہ کر دیتی ہے اس قابل ہے کہ اسے فی الفور مٹا دیا جائے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ اچھے اچھے گھرانے اس رسم میں بہت بری طرح مبتلا ہیں ۔۔۔ عام طور پر اپنی مالی حالت کو دیکھا نہیں جاتا پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ نہ صرف جہیز بلکہ بری بھی بری چیز ہے اپنی استطاعت کے مطابق جہیز دینا تو پھر بھی ثابت ہے لیکن بری کا اس رنگ میں جیسے اب مروج ہے مجھے اب تک کوئی حوالہ نہیں ملا۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جہیز بھی اگر کوئی دے سکے تو نہ دے۔"

مصباح ۵ مئی ۱۹۶۳ء

بحوالہ الازھار لذوات الخمار ص ۲۲۵

فضائل قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ طاہرہ بی اے بنت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری

(۲)

یقین و معرفت

تیسری خوبی قرآن مجید کی یہ ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کو زندہ یقین و معرفت عطا کرتا ہے اور انہیں مستحکم کرتا ہے۔ زندہ یقین اس بات پر کہ اس کو نازل کرنے والا خدا تعالیٰ عالم الغیب ہستی ہے۔ جو ہر چیز پر قادر ہے زندہ ایمان اس بات پر کہ جس ہستی پر یہ کلام نازل ہوا ہے۔ اس کی قوت قدسیہ ہر زمانہ اور ہر نسل کے لئے ہے زندہ ایمان اس بات پر کہ یہ کلام کامل اور مکمل ہے وہ کئی ہے اور اپنے اندر بہت سی پیشگوئیاں رکھتا ہے زمانہ ماضی کے متعلق ایسے علوم جنہیں صرف ایک قادر ہستی ہی جان سکتی ہے اور زمانہ مستقبل کے متعلق ایسی باتیں جنہیں صرف خدا ہی جانتا اور بیان کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں :۔

"جاننا چاہیئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہو سکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یوروپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت و لاجواب کر سکتے ہیں وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ ۔ ۔ ۔ کھلا کھلا اعجاز اس کا تو یہی ہے کہ وہ غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے جو شخص قرآن شریف کے اس اعجاز کو نہیں مانتا وہ علم قرآن سے سخت بے نصیب ہے وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِذٰلِكَ الْاِعْجَازِ فَوَاللّٰهِ مَا قَدَرَ الْقُرْاٰنَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمَا عَرَفَ اللّٰهَ حَقَّ مَعْرِفَتِهٖ وَمَا وَقَّرَ الرَّسُوْلَ حَقَّ تَوْقِيْرِهٖ"

(ازالہ اوہام ۳۰۵، ۳۰۸)

پھر حضور فرماتے ہیں :۔

"جو جو تعلیم حقہ اور کاملہ کی روشنی ظلمت موجودہ زمانہ کے لئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہا ہے اور تمام امراض انسانی کا علاج اس میں مندرج ہے اور تمام معارف حقہ کا بیان اس میں بھرا ہوا ہے اور کوئی دقیقہ علم الٰہی نہیں کہ جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہو سکتا ہے اور اس سے باہر رہ گیا ہو۔"

فرعون

مثال کے طور پر فرعون کا واقعہ ہے قرآن کے بتانے سے پہلے کسی کو حتیٰ کہ بنی اسرائیل کو فرعون کے بارہ میں علم نہ تھا۔ چنانچہ قرآن نے بتایا کہ وہ غرق ہوا ہے اور جب وہ غرق ہونے لگا تھا اس نے کہا آمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (یونس ۹۱) یعنی اس نے موسوی دین کو قبول کرنا چاہا۔ مگر خدا تعالیٰ نے رد کر دیا کہ یہ ایمان اس وقت مقبول بارگاہ ایزدی نہیں ہوگا۔ اب ایمان لانے کا وقت نہیں اس کو عبرت بنانے کے لئے فرمایا۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً (یونس ۹۳)

یعنی ہم تیرے بدن کو بچا لیں گے اور تیرے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا موجب بنائیں گے۔ چند سال ہوئے کہ یہ انکشاف ہوا کہ فرعون کی لاش ملی ہے۔ چنانچہ اسے قاہرہ اور برطانیہ کے عجائب گھروں میں پہنچایا گیا اور ساری دنیا نے تصدیق کر دی کہ یہ وہی فرعون کی لاش ہے جو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں ہلاک ہوا۔ دیکھئے! قرآن مجید کا کتنا بڑا اعجاز ہے اور اس سے قرآن مجید کا حسن اور خوبی کس طرح نمایاں ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں۔ جس کی تعلیمات ہر یک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیم الٰہی اور کمالات حضرت عزت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر وحدانیت جناب الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذات پاک حضرت باری پر نہیں اور کسی اعتقاد کو زبردستی تسلیم کرانا نہیں چاہتا بلکہ جو تعلیم دیتا ہے اس کی صداقت کی وجوہات پہلے دکھلا دیتا ہے اور ہر ایک مطلب اور مدعا کو حجج اور براہین سے ثابت کرتا ہے اور ہر یک اصول کی حقیقت پر دلائل واضح بیان کر کے مرتبہ یقین کامل اور معرفت تامہ تک پہنچاتا ہے"

(براہین احمدیہ)

قرآن مجید میں بہت سی پیشگوئیاں بھی ہیں مثلاً یاجوج اور ماجوج کا خروج ان کی جنگ اور ان کی تباہی کی خبر کس قدر صفائی سے بیان کی ہے۔ نئی نئی سواریوں کا نکلنا۔ فضائی بھی اور زمینی بھی پہاڑوں کے بطور سیرگاہ استعمال ہونا۔ نہروں کی کثرت۔ ذرائع رسل و رسائل کی بہتات اور زمین اور آسمان کی … تک رسائی ایسی باتیں ہیں جن کے آج ہم سب عینی شاہد ہیں۔

الغرض کتاب کا حسن و جمال اسی بات میں ہے کہ وہ ایسی باتیں بتائے جن کا اثر پڑے اور لوگوں کو حاصل ہو جائے۔

قرآن مجید کا حسن اور جمال اس کی تعلیمات اور پیشگوئیوں میں مضمر ہے پس ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کا حسن و جمال ان سے کس قدر مترشح ہو رہا ہے۔ حضور کا فرمان ہے۔

"قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے"

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :۔

"ہم نے اس کلام کو جس کا نام قرآن ہے نہایت درجہ تک پاک اور روحانی حکمت سے بھرا ہوا پایا۔"

(سناتن دھرم ص ۶)

پھر فرماتے ہیں :۔

"قرآن شریف نے دین کے کامل کرنے کا حق ادا کر دیا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور میں اسلام کو تمہارا دین مقرر کر کے خوش ہوا۔ سو قرآن شریف کے بعد کسی کتاب کو قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ کیونکہ جس قدر انسان کی حاجت تھی وہ سب قرآن شریف بیان کر چکا۔"

(چشمہ معرفت)

حضرت مسیح موعودؑ قرآن مجید کی مدح میں فرماتے ہیں :۔

از نور پاک قرآن صبح صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ
این روشنی و لمعان شمس الضحیٰ ندارد
وین دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

پھر فرماتے ہیں :۔

اے کان دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نور آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوب من توئی بس
زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

(براہین احمدیہ ص ۲۹۴ حاشیہ در حاشیہ)

بے دولت آنکہ بخت کسانیکہ اند الفو
بہر ... نفرت از نخوت و پیوند بریدہ

(براہین احمدیہ ص ۳۱۳ حاشیہ)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سناتن دھرم ص ۶ — چشمہ معرفت ص ۴۲

حبوب اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۴/۰ روپے
دوائی فضل الٰہی — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۲۵/۰ روپے
زرجام عشق — طاقت کی جنرل ٹانک — کورس ۳۵/۰ روپے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱- میرے اباجان مکرم خواجہ محمد شریف صاحب ۵؍اگست سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ علاج سے کچھ افاقہ ہوا ہے مگر ابھی تک ہوش میں نہیں آئے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ (شمیم شریف یونیورسٹی کیمپس۔ پشاور)

۲- مکرم ملک میراں بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمودہ شدید بیمار ہیں اور ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں داخل ہیں۔ صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام واطفال کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴-۲۵-۲۶؍اکتوبر ۱۹۷۵ء ربوہ میں منعقد ہوگا قائدین کرام خدام واطفال کو شمولیت کیلئے تیار کریں

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵- نیو مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیے

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

لیڈیز پارچات خریدتے وقت ہمیشہ اپنی دکان
الفردوس کلاتھ مرچنٹ کو یاد رکھیں
ہمارے ہاں نئے دیدہ زیب ڈیزائنوں میں ہر قسم کی کشمیری شالیں سٹولز اور زنانہ دھسے کا تازہ سٹاک موجود ہے علاوہ ازیں فلیٹ کریپ، ونٹ شمار، ساٹن کریپ، لیڈیز ریڈی میڈ عوامی سوٹ زنانہ ہر قسم کا دار و پرنٹ، قمیضیں اور سوٹ۔ لٹھے کی شلواریں اور پاجامے اعلیٰ کوالٹی میں موجود ہیں تشریف لاکر خدمت کا موقع دیں۔
الفردوس کلاتھ مرچنٹ ۸۵- انارکلی۔ لاہور

ماہ اگست کے بل
جملہ ایجنٹ حضرات کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ ادائیگی بروقت ضروری ہے۔
(مینیجر الفضل)

کاغذ اور گتہ
بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے
پیپر کارنر۔ گنپت روڈ۔ لاہور
فون نمبرز: ۶۴۵۲۳/ ۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیے
ملک عبداللطیف ستکوہی — فون نمبر ۶۲۵۱۶
ملک محمد حنیف — فون نمبر ۶۲۵۱۸

بواسیر کی حیرت انگیز دوا
پائلز کیور PILES CURE.
صرف چار کیپسولز پر مشتمل مکمل کورس قیمت ۱۰/۰
نمونہ کی خوراک اور لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ہیڈ آفس
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

حیوانات کی دوائیں
اکسیر گل گھوڑو نیز بندش
ٹلک۔ کتار، مرگی، زہر باد، منہ کھر، اپھارہ، واہ، درد دل، کمی دودھ۔ تھنوں کی سوزش کی اکسیریں اور مرغیوں کے لئے رانی کھیت اور پولٹری کیور وغیرہ یہاں سے خریدیئے
معلومات کا رسالہ مفت
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

• شہزین
• شہزین
• شہزین
مرض اٹھرا کی موثر ترین دوا
حکیم نظام جان اینڈ سنز
• چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۰۴۲
• بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ فون نمبر ۶۳۸
• ٹنڈو محمد خان

ماہنامہ مصباح
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع۔ خواتینِ جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز .... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا اہم فریضہ ہے۔ خریداری بڑھائیے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے۔ بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکر گزار رہے۔
(مدیرہ)

تریاق اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس ۲۰/۰ روپے
نورِ نظر — اولادِ نرینہ کے لئے — کورس ۳۵/۰ روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون نمبر ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● جنیوا ۳؍ستمبر۔ بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے اپنے خلاف الٰہ آباد ہائی کورٹ کے فیصلے کو غیر موثر بنانے اور اقتدار سے بدستور چمٹے رہنے کے لئے ملک میں ہنگامی حالت نافذ کرنے کا جو ہتھیار لیا ہے اس کے خلاف بھارت کے تقریباً تمام صوبوں کی بار ایسوسی ایشنوں نے مختلف ہائی کورٹوں اور سپریم کورٹ میں درخواستیں دائر کر دی ہیں اور ہنگامی حالت کو چیلنج کیا ہے۔ بھارت میں سخت قسم کی سنسر شپ نافذ ہونے کی وجہ سے اب تک یہ خبر بیرونی دنیا تک نہیں پہنچ سکی تھی۔

● لاڑکانہ ۳؍ستمبر۔ یہاں پر سیلاب کی صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے بلوچستان کے پہاڑوں سے آنے والا پانی بھی حفاظتی بندوں کے شگافوں میں داخل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے متعدد قصبے اور دیہات سیلاب کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ صورت حال وسیع پیمانے پر امدادی کارروائی کی متقاضی ہے۔

فلڈ کنٹرول سینٹر نے انڈس ہائی وے کے مغرب کی جانب آبادی کے تمام لوگوں کو ہدایت کی ہے کہ سیلاب کے خطرہ کے پیشِ نظر جلد محفوظ مقامات پر منتقل ہو جائیں۔ اس وقت تک سندھ کے گیارہ اضلاع میں سے نو اضلاع بُری طرح سیلاب سے متاثر ہو چکے ہیں۔ جیکب آباد اور لاڑکانہ کے مزید ایک ہزار دیہات زیر آب آ گئے ہیں اور لاکھوں ایکڑ اراضی پانی میں ڈوب گئی ہے جس کی وجہ سے کھڑی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اس وقت تک ۳۰ افراد کے جاں بحق ہونے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ بالائی علاقوں میں شدید بارشوں کی وجہ سے حالات بہت سنگین نوعیت اختیار کر گئے ہیں۔

ویسٹ کراچی کے ڈپٹی کمشنر نے لیاری ندی کے گردو نواح میں رہنے والے افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچ جانے کی ہدایت کی ہے کیونکہ شہر میں اور بالائی علاقوں میں بدستور بارشوں کی وجہ سے بندوں میں شگاف پڑ جانے کا خطرہ درپیش ہے۔ گزشتہ دو روز سے کراچی میں شدید بارشیں ہو رہی ہیں۔

● سکندریہ ۳؍ستمبر۔ مشرق وسطیٰ میں مسٹر کسنجر کا امن مشن جزوی طور پر کامیاب ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں اسرائیل اور مصر کے درمیان عبوری سمجھوتہ طے پا گیا ہے اس کا اعلان خود مسٹر کسنجر نے حکومت اسرائیل کی طرف سے سمجھوتہ کی منظوری کے بعد کیا۔

معلوم ہوا ہے کہ معاہدہ چار طویل حصوں پر مشتمل ہے جن کے ۲۶ پیراگراف خفیہ رکھے جائیں گے۔ اس معاہدہ میں متعدد نقشے بھی شامل ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ صحرائے سینا میں اسرائیلی فوجیں کس حد تک پیچھے ہٹیں گی اور مصری فوجیں کتنے رقبے پر قابض ہوں گی۔ علاقے کو غیر فوجی حیثیت دی جائے گی۔ معاہدہ کے ماتحت مصر اور اسرائیل ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال نہ کرنے کا بھی وعدہ کریں گے۔ امریکی مبصر دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کی فوجی پوزیشن سے آگاہ رکھا کریں گے۔ معاہدہ کے بموجب اسرائیلی سامان کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت ہو گی۔

● پیکنگ ۳؍ستمبر۔ عوامی جمہوریہ چین نے بنگلہ دیش کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق چین نے یہ فیصلہ پاکستان کے ساتھ مشورہ کے بعد کیا ہے۔

● اقوام متحدہ ۳؍ستمبر۔ جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس کل سے شروع ہو گیا ہے۔ اجلاس ۱۲ روز تک جاری رہے گا۔

● کراچی ۳؍ستمبر۔ حکومت ایران نے پاکستان کو ۴ کروڑ روپے مالیت کے چھوٹے جہاز تیار کرنے کا آرڈر دیا ہے۔

● لاہور ۳؍ستمبر۔ صنعتی ترقیاتی بورڈ پنجاب نے صوبے میں متی شیل پلانٹ نیوز پرنٹ پلانٹ اور فائبر پلانٹ لگانے کے منصوبے وزیراعلیٰ صادق حسین قریشی کو منظوری کے لئے پیش کر دیئے ہیں۔ ان منصوبوں کی مجموعی لاگت کا تخمینہ ۱۴ ارب ۲۰ کروڑ روپے ہے جن میں سے ۲ ارب ۸۰ کروڑ زرمبادلہ کی صورت میں خرچ ہوں گے۔

جملہ مجالس اطفال کے لئے مثالی نمونہ

مکرم منیر احمد صاحب جاوید زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور کی کوشش اور جدوجہد سے ان کی مجلس کے جملہ اطفال چندہ دہندگان "دفتر اطفال وقف جدید" میں شامل ہو چکے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

باقی مجالس اطفال کے لئے یہ ایک مثالی نمونہ ہے۔ امید ہے کہ جملہ "مجالس اطفال" کے متعلقہ عہدیداران کوشش فرمائیں گے کہ اُن کی مجالس کے بھی سارے کے سارے اطفال "دفتر اطفال وقف جدید" میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔ ایسی مجالس اور ان کے عہدیداران کے اسماء گرامی برائے دعا وقتاً فوقتاً اخبار "الفضل" میں شائع کرائے جاتے رہیں گے۔ (ناظم مال وقف جدید)

تعاونوا علی البر کی عمدہ مثال

نمائندہ "الفضل" سے خاص تعاون

موجودہ ہوشربا مہنگائی کے دور میں جبکہ ہر شخص کو مالی طور پر گھریلو اخراجات پہلے کی نسبت کہیں زیادہ برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔ مخلصین جماعت کا دین کی خاطر مالی قربانیاں کرنا یقیناً قابلِ رشک ہے۔ چنانچہ نمائندہ "الفضل" مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے دورہ کردہ مقامات کے جن احباب کو بھی توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں تحریک کی ہے انہوں نے کافی حد تک ان سے تعاون فرمایا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کے اموال میں برکت ڈالے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق بخشے آمین۔ (مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلانِ نکاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر میرے بیٹے عزیز تنویر احمد ملک ایم۔ ایس سی لیکچرر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ہمراہ عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ ملک دختر ملک صدیق احمد صاحب مرحوم دیپالپور ضلع ساہیوال مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر خاکسار کے مکان پر ۳۱؍۸؍۷۵ کو بڑھا۔ تقریب کے موقعہ پر کثیر احباب و اقارب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

(ملک منور احمد ایم۔ ایس سی واقفِ زندگی۔ ربوہ)

گلستان الیکٹرک اینڈ ریڈیو سروس

یہاں پر ہر قسم کی موٹریں بھی وائنڈ کی جاتی ہیں۔

رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

دانتوں کی کامیاب علاج گاہ

مسوڑھے، دانتوں کا ہلنا، دانتوں سے خون یا پیپ کا آنا، ٹھنڈے یا پانی کا گرم سرد لگنا اور دانت درد کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

نیز

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں

شریف ڈینٹل کلینک

آف چنیوٹ

نزد مسجد اقصےٰ۔ ربوہ

فون ۵۴۳

حب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس ۴۴/- روپے **اکسیر اولاد نرینہ** اولادِ نرینہ کیلئے قیمت ۲۵/- روپے **زدجام عشق** طاقت کی دوا قیمت ۴/- روپے **ناصر دواخانہ ربوہ۔ فون ۵۳۴**